بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِحیائُ الحیاء

فی شاتِم

احمد رضا

تالیف
شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز گلی نمبر 7 بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204-0303-7931327

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین امابعد

ماہنامہ دعوتِ اہل حدیث میں قاری ذکاء اللہ حافظ آبادی مدرس جامعہ اسلامیہ صادق آباد کا لکھا ہوا ایک مضمون اپریل 2009ء کے شمارے میں چھپا۔ موصوف نے ''عقیدہ ختم نبوت اور چند نام نہاد مسلمان'' کے عنوان سے چار باتیں بیان کی ہیں۔

(۱)۔ مرزا قادیانی حنفی تھا۔ لہٰذا حنفیت ختمِ نبوت کے لیے نقصان دہ ہے۔ یہاں مضمون نویس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو مرزا قادیانی کی پسندیدہ شخصیت قرار دیتے ہوئے، ان پر حسب عادت چوٹ کی ہے۔

(۲)۔ امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ پر تین اعتراضات کیے ہیں جن سے انہیں ختمِ نبوت کا منکر ظاہر کیا ہے۔

(۳)۔ بہت سے صوفیاء متقدمین ومتاخرین کو ختمِ نبوت کا منکر کہا ہے۔

(۴)۔ اسماعیلی شیعوں کو ختمِ نبوت کا منکر قرار دیا ہے۔

یہ تھا خلاصہ ماہنامہ دعوت اہل حدیث کے مضمون کا۔ ذیل میں ہم اس مضمون کی تردید ترتیب وار کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز تحریر مدلل ہوگی اور دلیل سن کر بوکھلا جانے والے بزدل بھی ہوا کرتے ہیں اور خوفِ خدا سے عاری بھی ہوا کرتے ہیں۔ محقق اور دین شناس شخص وہ ہے جو صحیح دلائل کے سامنے گردن جھکا دے۔

قولہٗ:۔ مرزا قادیانی کے آباء واجداد حنفی المذہب تھے اور خود مرزا قادیانی بھی اپنی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے (سیفِ چشتیائی حضرت مہر منیر صفحہ ۱۶۰)۔ مرزا قادیانی سارے اماموں کو عزت کی نظرت سے دیکھتا تھا۔ خصوصاً امام ابوحنیفہ کی قوتِ استدلال کی بہت تعریف کرتا تھا۔ جس طرح مرزائیوں نے ثابت کیا کہ وہ حنفی ہیں اسی طرح حنفیوں نے اپنے عمل

سے ثابت کیا کہ وہ قادیانی ہیں۔اب ان میں فرق کرنا درست نہیں ہے۔

الجواب:۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی آبائی طور پر حنفی تھا تو پھر کیا ہوا؟ کیا مسیلمہ کذاب بھی حنفی تھا؟ کیا اسود عنسی بھی حنفی تھا؟ کیا طلیحہ بھی حنفی تھا؟ کیا سجاع نامی عورت بھی حنفیہ تھی؟ یہ سب لوگ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی پیدائش سے بھی پہلے نبوت کا دعویٰ کر چکے تھے۔

ثانیاً آپ نے خود اس سوال میں سیف چشتیائی کا حوالہ دیا ہے۔ بتائیے یہ کتاب مرزا قادیانی کے خلاف لکھی گئی تھی کہ نہیں؟ اور کیا اس کتاب کے مصنف حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی حنفی تھے کہ نہیں؟ کیا اس وقت کے غیر مقلدین نے اس کتاب کو اور اس کے مصنف کو سراہا تھا کہ نہیں؟ اور کیا مولوی ابراہیم سیالکوٹی اہل حدیث نے پیر مہر علی شاہ صاحب سے اپنی کتاب شہادۃ القرآن پر تقریظ لکھائی تھی کہ نہیں؟ اگر یہ سب جھوٹ ہیں تو جھوٹے پر لعنت۔ ذرا میدان میں آؤ۔ اور اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو پھر اپنے غیر مقلدین بزرگوں کو قادیانیت نواز اور قادیانیت پرست قرار دیجیے جو مشکل وقت میں حنفیوں کی غلامی کرتے رہے۔

ثالثاً مرزا قادیانی نے امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو اچھا کہا ہے، پھر کیا ہوا؟ امام اعظم یا ان کے مقلدین نے تو مرزا کو اچھا نہیں کہا۔

رابعاً آپ نے امام اعظم ابو حنیفہ پر ہٹ (hit) کیا ہے۔ آپ کے اپنے مسلک کے عالم عبد الجبار غزنوی سے اس کا جواب سنیے۔ ایک شخص امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اہلِ حدیث عبد الجبار غزنوی نے کہا یہ شخص قادیانی ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد واقعی وہ شخص قادیانی ہو گیا۔ غزنوی صاحب سے کسی نے پوچھا۔ آپ کو کیسے معلوم تھا کہ یہ شخص قادیانی ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا یہ اللہ کے ولی کا دشمن تھا۔ اور اللہ کا اعلان ہے کہ من عادیٰ لی ولیاً فقد اذنتہ بالحرب یعنی جو میرے ولی سے دشمنی کرے گا اس کے خلاف میرا اعلانِ جنگ ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ خدا نے اس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔ یہ شخص یقیناً مرتد ہو جائے گا۔ اور آج کل مرتد ہونے کا آسان راستہ قادیانیت ہے۔ لہٰذا میں نے اس شخص کے قادیانی

ہونے کی پیش گوئی کردی۔

اس واقعہ کو بار بار پڑھیے اور اپنے مستقبل کی فکر کیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔

خامساً آپ لوگوں نے انگریز کو درخواست دی تھی کہ ہمیں وہابی کی بجائے اہلِ حدیث کہا جائے۔ مرزا قادیانی نے بھی درخواست دی تھی کہ مجھے مولوی تنگ کرتے ہیں۔ مرزا کی یہ درخواست اسکی کتاب تریاق القلوب کے آخر میں موجود ہے (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۷)۔ اب بتایئے آپ کا اپنا قارورہ کہاں پہنچا۔ گرم ہونے کی بجائے ٹھنڈا پانی پی کر سوچیے۔ اس طرح کی باتوں کا جواب اسی طرح دیا جاتا ہے۔

سادساً آپ لوگوں کی عادت ہے کہ بخاری پر ایسا زور دیتے ہیں کہ باقی کتب کے انکار کے جراثیم نظر آنے لگتے ہیں۔ مرزا قادیانی بھی یہی کہتا ہے کہ جو حدیث بخاری کی شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۲۰)۔ یہیں سے معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی امام ابوحنیفہ سے زیادہ امام بخاری پر اعتماد کرتا تھا۔ اب یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی حسبِ عادت کچھ نہ کچھ فرما دیجیے۔ مرزا قادیانی امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے حوالہ جات بھی کثرت سے دیتا ہے اور اپنے طور پر ثابت کرتا ہے کہ امام احمد بھی معاذ اللہ مرزا کی طرح اجماع کے منکر تھے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۴)۔

سابعاً آپ کے اہلِ حدیث عالم سید احمد بریلوی کی شان میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:
کیا تعجب ہے کہ سید احمد بریلوی اس مسیح موعود کے لیے الیاس کے رنگ میں آیا ہو۔ کیونکہ اس کے خون نے ایک ظالم سلطنت کا استیصال کر کے مسیح موعود کے لیے جو یہ راقم ہے، راہ کو صاف کیا (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۱۰، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۶)۔

ثامناً آپ لوگ بھی اجماع کو حجت نہیں سمجھتے اور مرزا قادیانی بھی کہتا ہے کہ حیاتِ مسیح پر اجماع کتاب و سنت کے خلاف ہے (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۹۴۔۲۹۵، ۲۸۰)۔

تاسعاً تحقیقی بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی نبوت کو ثابت کرنے کے چکر میں کبھی

قرآن سے استدلال کرتا رہا، کبھی حدیث سے۔ کبھی اجماع کا سہارا لیا اور کبھی کسی امام کے قول پر بنا رکھی۔ اس قسم کے لوگ پرانے بزرگوں اور ائمہ اربعہ کی سرِ عام مخالفت کر کے اپنے لیے مصیبت نہیں بنانا چاہتے۔ ایسے چالبازوں کے کسی بزرگ کو اچھا کہہ دینے سے وہ بزرگ قادیانی ثابت نہیں ہو جاتے۔ آپ نے ایسے اعتراضات لگا کر تعصب اور تنگ نظری کی انتہا کر دی ہے اور اپنی تحریر کے منفی اثرات اور خطرناک نتائج پر نظر نہیں رکھی۔ اور بہت چھوٹی ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔

قولہٗ:۔ فرقہ بریلوی کے موسس احمد رضا خان بریلوی بھی عقیدہ ختمِ نبوت کے مسئلہ میں فکر مرزا میں غوطہ غوری کرتے ہوئے نظر آتے ہیں لکھتے ہیں: انجام وے آغاز رسالت باشد اینک گو ہم تابع عبدالقادر (حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۲۷) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کی وفات کے بعد پھر رسالت کا آغاز ہوگا، یہ کہو کہ وہ شیخ عبدالقادر کا تابع بھی ہوگا (مواخذات)۔

الجواب:۔ یہودیوں کا یہی طریقہ رہا ہے کہ عبارت آدھی نقل کرتے تھے اور آگے پیچھے والی عبارت پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔ جناب نے بھی یہی حرکت کی ہے۔ یہ شعر ایک رباعی کا حصہ ہے۔ پوری رباعی امام اہلِ سنت علیہ الرحمہ نے یوں لکھی ہے۔

بر وحدتِ اور ابع عبدالقادر یک شاہد و دو سابع عبدالقادر

انجام او آغازِ رسالت باشد اینک گو ہم تابع عبدالقادر

اب اس رباعی کا مفہوم بھی سمجھ لیجیے۔ اس لیے کہ علمی باتوں کو سمجھنے کے لیے دماغ کی ضرورت ہے اور دماغ کی درستی کے لیے اہلِ سنت ہونا ضروری ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہ نے "عبدالقادر" نام کا حسن بیان فرمایا ہے۔

بر وحدتِ اور ابع عبدالقادر یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدت پر عبدالقادر کا چوتھا۔

یک شاہد و دو سابع عبدالقادر ایک گواہ ہے اور دوسرا گواہ عبدالقادر کا ساتواں ہے۔

اگر جناب کو گنتی آتی ہو تو گن لیجیے۔ عبدالقادر کا چوتھا حرف بھی الف ہے اور ساتواں حرف بھی الف ہے۔ اعلیٰ حضرت فرما رہے ہیں کہ عبدالقادر کا چوتھا حرف اور عبدالقادر کا ساتواں

حرف، اللہ کی توحید پر دو گواہ ہیں۔توحید کے بعد رسالت کی طرف آتے ہوئے فرماتے ہیں:

انجام وے آغازِ رسالت باشد یعنی عبدالقادر کا آخری حرف رسالت کا ابتدائی حرف ہے۔

یہاں عبدالقادر کی ''ر'' کی بات کر رہے ہیں جو عبدالقادر کے آخر میں ہے اور رسالت کے شروع میں ہے۔

انیک گو ہم تابع عبد القادر اس سے اگلے اشعار بھی عبدالقادر کے نام کے تحت پڑھو۔ان میں اس حسن کا بیان ابھی جاری ہے۔

اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد اگر آپ میں خوفِ خدا نام کی کوئی چیز ہے تو اپنی الزام تراشیوں سے سچی توبہ کر لیجیے۔اور اگر اعلانیہ توبہ کی توفیق نہیں تو کم از کم فرعون کی طرح اندر جا کر اللہ کے سامنے ضرور اعترافِ گناہ کر لینا۔

اب یہ حقیقت بھی سن لیجیے کہ مرزا قادیانی پر سب سے پہلے کفر کا فتویٰ اسی احمد رضا خان بریلوی نے دیا تھا۔اور یہ بھی سن لیجیے کہ یہی اعلیٰ حضرت ہیں جنھوں نے مرزا قادیانی کے خلاف کئی کتابیں اور بے شمار فتاویٰ جات لکھے۔ مثلاً (۱)۔ جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ (۲)۔السوء و العقاب علی المسیح الکذاب (۳)۔المبین ختم النبیین (۴)۔ قھر الدیان علیٰ المرتد بقادیان (۵)۔الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (۶)۔ الدرۃ الدرانی علی المرتد القادیانی۔

قولہ:۔مولوی احمد رضا خان لکھتا ہے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے پوچھا اغم علیک ان جعلتک اخر الانبیاء یعنی کیا تمہیں اس بات کا غم ہوا کہ میں نے تمہیں سب سے پچھلا نبی کیا؟ عرض کی نہیں اے رب میرے۔ارشاد فرمایا میں نے اس لیے سب سے پچھلی امت بنایا کہ سب امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں۔

احمد رضا کی تحریر سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نبی مکرم ﷺ اپنے آخری نبی ہونے پر نعوذ باللہ خوش نہ تھے۔فقط اس میں امت کا اعزاز تھا۔بالذات کچھ فضیلت نہ تھی۔

الجواب:۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا آپ کو آخر میں آنے کا غم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بتایئے اس سے غم کا اثبات ہوا یا نفی؟ سنا تھا وہابی کند ذہن ہوتا ہے۔ آپ نے اس کی مکمل تصدیق کردی بلکہ کند ذہنی کے ساتھ ساتھ اپنی دیانت داری کا ثبوت بھی دے دیا۔ بتایئے سوال کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ قرآن میں انبیاء پر کتنے سوال کیے گئے ہیں؟ کیا جس نبی پر قرآن میں کوئی سوال ہوا ہے وہ نبی اس سوال کا ذمہ دار ہے؟ کیا پوری بات کو سمجھنے کے لیے صرف سوال پر اکتفا کافی ہے یا جواب کو بھی پڑھ لینے کے بعد فیصلہ کرنا چاہیے؟ ہم نے ان چند سطروں میں دفتر کو بند کردیا ہے۔

آخر میں یہ بھی سن لیجیے کہ امام اہلِ سنت نے یہ حدیث خود گھڑی یا کسی کتاب سے لی؟ ملفوظات میں گفتگو ہو رہی ہوتی ہے اور حوالے دے دے کر بات کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے یہ حدیث امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ سے لی ہے۔ باب کا نام ہے "باب کلامہ ﷺ اللہ عز وجل عند سدرۃ المنتھیٰ۔ دار الکتب علمیہ کی چھپی ہوئی کا بھی یہی صفحہ ہے اور مکتبہ حقانیہ پشاور کی چھپی ہوئی کا بھی یہی صفحہ ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ شاید آپ کو اب بھی اپنی غلطی کا احساس نہ ہو۔ برا ہو تعصب کا جو دوپہر کو بھی سورج دیکھنے نہیں دیتا۔

قولہ:۔ مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے: قریب تھا کہ یہ ساری امت نبی ہو جائے

جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد   وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

کس قدر حماقت کی انتہا ہے کہ ساری امت نبی ہو جائے تو پھر ہر نبی کی امت کہاں آئے گی۔

الجواب:۔(۱)۔ آپ نے یہ عبارت ادھوری نقل کر کے بے ایمانی فرمائی ہے۔ فتاویٰ افریقہ کی اصل عبارت یوں ہے۔ امام احمد وابن ماجہ وابوداؤد طیالسی وابویعلی عبداللہ بن عباس سے راوی حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں: انه لم یکن نبی الحدیث یہ حدیث طویل ہے اور اس

حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں کہ پہلی تمام امتیں ہمارے لیے راستہ دیں گی ہم چلیں گے اثرِ وضو سے درخشندہ رخ وتابندہ اعضا، سب امتیں کہیں گی یہ امت ساری انبیاء ہوجائے۔

بتایئے اعلیٰ حضرت نے باقاعدہ حدیث کا حوالہ دیا تھا۔آپ نے ساری بات مکمل نقل کیوں نہ فرمائی۔اگرآپ کے نزدیک حدیث صحیح نہیں تھی تو شرافت کا تقاضا تھا کہ آپ حدیث کی سند پر جرح کرتے نہ کہ اس حدیث کو احمد رضا کا قول کہہ کر اسے حماقت قرار دیتے۔

(۲)۔ اگر یہ الفاظ نبی کریم ﷺ نے فرمائے ہوں کہ قریب تھا کہ یہ ساری امت نبی ہوجائے تو پھر یہ ''کس قدر حماقت'' کے الفاظ کا کیا بنے گا؟ احمق کون ثابت ہوجائے گا؟ احمق کے ساتھ ساتھ احادیث سے جاہل اور بے خبر کون ہوگا؟ اپنے نبی کو احمق کہنے والا جہنم کے کون سے گڑھے میں گرے گا؟ اپنے سینے پر ہاتھ رکھو اور حدیث پڑھو اور پھر حدیث کے حوالے پڑھو۔

تقول الامم: کادت ھذہ الامۃ ان تکون انبیاء کلھا یعنی قیامت کے دن دوسری امتیں کہیں گی کہ قریب ہے کہ یہ ساری امت نبی ہوجائے (مسندِ احمد جلد ۱ صفحہ ۲۸۶،۳۶۸، مسند ابو داؤد طیالسی جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ ، مسند ابو یعلیٰ جلد ۲ صفحہ ۲۵۴ ، مجمع الزوائد جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۲،طبرانی ۱۲۷۷۷،عبد بن حمید: ۶۹۴، دلائل النبوہ للبیہقی جلد ۵ صفحہ ۴۸۱)۔

قولہٗ:۔ ایسے لوگ جن کے عقائد کو بنیاد بنا کر مرزا قادیانی نے نبی مکرم ﷺ کی نبوت پر ضرب کاری لگانے کی مذموم کوشش کی، ان میں سے ایک جماعت صوفیاء کی بھی ہے۔یاد رہے کہ حنفیت کا تعلق بھی صوفیت کے ساتھ کافی حد تک ہے الخ ان میں ابن حجر ہیثمی ،عبد الوہاب شعرانی، عبد الکریم جیلانی، ابنِ عربی شامل ہیں۔

الجواب:۔ (۱)۔پہلی بات تو یہ ہے کہ ابن حجر ہیثمی صوفی نہیں بلکہ آپ کا محدث ہے۔اسی نے مشکوٰۃ شریف کی شرح لکھی ہے اور حنفیوں کے عالم حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ اپنی کتاب مرقاۃ میں ابن حجر کی قدم قدم پر تردید اور مخالفت کرتے ہیں۔

ابن حجر ہیثمی علیہ الرحمہ ایک حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے یہ باتیں لکھ رہے ہیں۔

حدیث یہ ہے کہ لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیا یعنی اگر ابراہیم زندہ رہتے تو سچے نبی ہوتے۔ لیکن بخاری میں وضاحت موجود ہے کہ چونکہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ کے بیٹے ابراہیم کو بچپن میں ہی وفات دے دی تا کہ اس غلط فہمی کا دروازہ ہی بند ہو جائے (حاصل بخاری)۔

اس ساری صورتِ حال پر ابن حجر ھیثمی ایک عالمانہ بحث کر رہے ہیں کہ اگر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو نبوت ملنا ہوتی تو چھوٹی عمر اس میں رکاوٹ نہیں تھی۔ بلکہ جس طرح حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں نبوت ملی اسی طرح ان کو بھی مل سکتی تھی۔ لیکن اس راستے میں رکاوٹ ختمِ نبوت کا اعلان تھا نہ کہ ان کا بچپن۔

آپ نے سیدھی بات کو مروڑا ہے۔ بلکہ جو استدلال آپ نے کیا ہے بالکل یہی باتیں قادیانی بھی کرتے ہیں۔ بلکہ شاید آپ نے سارا مواد ہی قادیانیوں سے لیا ہے۔ قادیانیوں کے لگ بھگ یہی اعتراضات اور سوالات ہیں جن کا جواب ہم اس سے پہلے اپنے ایک مضمون میں لکھ چکے ہیں۔ یہ سارے اعتراضات قادیانیوں کی ایک ویب سائٹ سے لیے گئے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اُس وقت ہمارے مخاطب قادیانی تھے اور آج اہلِ حدیث۔

(۲)۔ آپ نے امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ کی عبارت بھی ادھوری نقل کی ہے۔ آپ نے نقل کیا ہے اعلم ان النبوۃ لم ترتفع مطلقاً الخ مگر تھوڑا آگے پڑھیے تو امام شعرانی نے لکھا ہے کہ ویسمیٰ صاحب ھذا المقام من انبیائ: الاولیا یعنی ایسے لوگوں کو نبی نہیں بلکہ ولی کہا جاتا ہے۔

آپ نے جو عبارت نقل کی ہے اس سے پہلے یہ تھا: وحی کا دروازہ ہے جو محمد ﷺ کی وفات کے بعد بند ہو چکا ہے اور قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا، لیکن اولیاء کے لیے الہام کا سلسلہ باقی ہے جس میں تشریع نہیں ہوتی۔ اگر جبریل علیہ السلام کے ذریعے وحی کا سلسلہ باقی ہوتا تو عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعتِ محمدی کے مطابق فیصلہ نہ کرتے بلکہ جبریل کی لائی ہوئی

وحی کے ذریعے فیصلہ کرتے۔امام شعرانی کی اصل عربی عبارت اس طرح ہے هذا باب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا یفتح لاحد الی یوم القیامة ولکن بقی للاولیاء وحی الالهام الذی لاتشریع فیه الخ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۳۷۲)۔

(۳)۔ یہی خیانت آپ نے سید عبدالکریم جیلی علیہ الرحمہ کی عبارت میں کی ہے۔نبوت تشریع سے ان کی مراد شرعی معنی میں نبوت ہے۔ یہاں ہم اس مسئلے کو قدرے تفصیل سے بیان کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔

نبوت مل جانا الگ چیز ہے اور نبوت کی صلاحیت اور کمالات کا پایا جانا الگ چیز ہے۔ احادیث میں ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اے علی تم میرے لیے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰ کے لیے ہارون مگر میرے بعد نبی نہیں (بخاری جلد ا صفحہ ۵۲۶، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸)۔ایک حدیث آپ ابھی پڑھ چکے ہیں کہ اگر (میرا بیٹا) ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ایک حدیث کئی حوالوں سے لکھی جا چکی ہے جس پر آپ نے گستاخانہ الفاظ میں اعتراض کیا ہے کہ: قیامت کے دن امتِ مسلمہ کی شان دیکھ کر دوسری امتیں بولیں گی کہ یہ امت ساری کی ساری نبی بن جانے کے قریب ہے۔ ایک حدیث ابوداؤد میں اس طرح بھی ہے کہ میری امت کے اولیاء پر قیامت کے دن نبی اور شہید بھی رشک کریں گے (ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ ۴۲۶)۔

اس قسم کی احادیث میں ہرگز ہرگز کسی کو نبی قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ نبوت کی محض استعداد اور صلاحیت کی بات کی گئی ہے۔ جب صلاحیت کے باوجود ان مقدس ہستیوں کو نبوت عطا نہیں کی گئی تو مرزا قادیانی کی نبوت کی نفی بدرجہِ اولیٰ ہوگئی۔اللہ کی قسم ایک باضمیر اور تحقیق پسند انسان کو سیدھی راہ دکھانے کے لیے ہمارے یہ چند جملے تریاق کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۴)۔ آپ نے شیخ اکبر ابنِ عربی علیہ الرحمہ کی جو عبارت نقل کی ہے۔ہمارے اوپر والے پیراگراف میں اس کا مکمل جواب آچکا ہے۔آپ نے حضرت ابنِ عربی علیہ الرحمہ کی اس عبارت

پر اعتراض کیا ہے : ان النبوۃ انقطعت لوجود رسول اللہ ﷺ انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامھا الخ یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت تشریعی منقطع ہوئی ہے نہ کہ اس کا مقام۔

سیدھی سیدھی بات ہے کہ نبوت کی عطا اور اعلان بند ہے مگر نبوت کی صلاحیت اور کمالات جاری ہیں۔ ان کمالات اور صلاحیت والوں میں چاروں خلفاء راشدین اور سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ جیسی ہستیاں شامل ہیں۔ مگر انہیں نبوت نہیں دی گئی۔

(۵)۔ آپ نے کچھ ایسے غیر معروف لوگوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، کسی نے حلول کا عقیدہ اپنایا اور کسی نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ ہم خود ایسے لوگوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ نبوت اور حلول کا دعویٰ کرنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ خود صوفیاء علیہم الرضوان نے ایسے لوگوں کی تردید فرمائی ہے۔ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ نے کشف المحجوب میں حلولیوں کو کافر کہا ہے اور حسین بن منصور کے بارے میں کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ اس کی معرفت خاک میں مل گئی۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ نے بھی ان پر سخت تنقید فرمائی اور علماءِ اہلِ سنت نے خود انہیں پھانسی پر لٹکایا۔

(۵)۔ آپ نے اسماعیلی شیعوں کو بھی ختم نبوت کا منکر قرار دیا ہے۔ اس میں اہلِ سنت کا کیا بگڑا؟ اہلِ سنت کی اپنی تحقیق تو یہاں تک ہے کہ اسماعیلی تو کجا، عام اثنا عشری کے عقائد بھی ختمِ نبوت کے خلاف ہیں۔ یہ لوگ اماموں پر وحی نازل ہونے کے قائل ہیں، اماموں کو معصوم سمجھتے ہیں اور ان کی ماموریت کے قائل ہیں۔ یہ سب باتیں ختمِ نبوت کے خلاف ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے روحانی طور پر آنحضور ﷺ سے شیعہ فرقہ کے بارے میں پوچھا کہ یہ لوگ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر آپکے صحابہ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کا مسلک باطل ہے۔ انکے مسلک کا بطلان امام کے بارے میں ان کے پیش کردہ تصور پر معمولی غور وفکر سے کھل جاتا ہے۔ اس کیفیت سے واپسی کے بعد میں نے امام کے لفظ پر غور کیا تو ظاہر ہوا کہ یہ لوگ امام کو

معصوم اور اس کی اطاعت کو فرض قرار دیتے ہیں اور وحی باطنی جو باطن پر حکمِ خداوندی کے اِلقاء کا نام ہے اسے امام کے لیے اجتہاد، الہام یا خطا سے ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے خود مقرر کرتا ہے تا کہ وہ انہیں خداوندی احکام پہنچائے۔ حالانکہ یہی تو نبوت کے معنی اور اسکے فرائض وخصائص ہیں۔ نبی کی تعریف یہ ہے بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام۔ اللہ تعالیٰ نبی کو اپنے احکام کی تبلیغ کے لیے بھیجتا ہے یعنی نبی کو اللہ تعالیٰ مقرر کرتا ہے اور اسکی اطاعت فرض ہوتی ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں یہ لوگ ختمِ نبوت کے قائل نہیں ہیں اور اماموں کے لیے نبوت ثابت کرتے ہیں (الانتباہ فی سلاسلِ الاولیاء اردو صفحہ ۱۳۱)۔

وما علینا الا البلاغ